13233- غیر شادي شدہ زانی کو کوڑے مارنے کا طریقہ

سوال

جیسا کہ آیت میں بیان ہوا ہے کہ غیر شادي شدہ زانی کو سو کوڑے ماریں جائیں، یہ سزا اس وقت دي جائے گی جب اس میں اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ شرائط موجود ہوں ان میں ایک تو یہ ہے کہ چار عادل مرد گواہی واقعہ کی گواہی دیں، اور اعتراف کرنے کی صورت میں گواہی کی ضرورت نہیں.

1– سو کوڑے لگانے کے بعد جب عام سا شخص ہو اور زیادہ طاقتور نہ ہو تو کیا وہ زندہ رہے گا؟

2– یہ کوڑے کتنی طاقت سے مارنے چاہیں؟ اور کیا کوڑے مارنے میں کوئی معروف قوت وطاقت موجود ہے؟

پسندیدہ جواب

حدود میں کوڑوں
اور درے مارنے سے مراد قتل نہیں، بلکہ اس کا مقصد تادیب، ڈرانا اور اسے گناہ سے پاک کرنا ہوتا ہے اسی لیے بہت سے فقہاء کرام نے اس پر متنبہ کیا ہے کہ کوڑے متوسط طریقہ سے ماریں جائیں مارنے والا اپنا بازو اتنا نہ اٹھائے کہ اس کی بغلیں نظر آنے لگیں اور نہ ہی نیا کوڑا استعمال کرے اور اسی طرح مجرم کو بے لباس بھی نہیں کیا جائے گا لیکن اگر اس نے نیچے کوئی موٹا کپڑا پہنا ہوا ہو تو اسے اتارا جائے گا، اور جمہور علماء کرام کے نزدیک مجرم کو کھڑا کرکے مارا جائے گا اسے باندھا نہ جائے اور اس کے چہرہ سر اور عضو تناسل پر مارنے سے بچا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے پورے جسم پر کوڑے ماریں جائیں تاکہ
ہر عضو اپنا حصہ حاصل کرے اور گوشت والی جگہ پر زیادہ ماریں مثلا رانیں اور سرین،
لیکن قتل کردینے والی جگہوں سے بچا جائے جوکہ سر، چہرہ، عورت ومرد کی شرمگاہ.

اوران کہنا ہے کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ:
اسے نہ تو لٹایا جائے اور نہ ہی باندھا جائے ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا.

ابن مسعود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بلند کرنا اور باندھنا اور بے لباس
کرنا ہمارے دین میں نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھی کوڑے مارے
لیکن کسی ایک سے بھی ایک بلند کرنا، باندھنا اور بے لباس کرنا منقول نہیں.

اور اس کے کپڑے نہیں اتاریں جائیں گے
بلکہ اس کے تن پر دو کپڑے رہیں گے لیکن اگر اس نے موٹی فرو یا جبہ جیکٹ وغیرہ پہن رکھی
ہے تو اسے اتار دیا جائے گا اس لیے کہ اگر اسے نہ اتارا جائے تو اسے مار کی کوئی پرواہ
نہیں اور نہ ہی اسے کوئی تکلیف ہوگی، امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اگر اس پر
سردیوں والے کپڑے رہنے دیے جائیں تو مجھے ضرب کی کوئی پرواہ نہیں، اور امام مالک رحمہ
اللہ تعالی کہتے ہیں: اسے بے لباس کیا جائے گا اس لیے کہ اسے کوڑے لگانے کا مقصد یہ ہے کہ اس
کے جسم پر لگیں، اور ہماری دلیل ابن مسعود رضی اللہ تعالی کا قول ہے اور ہمارے علم
کے مطابق کسی بھی صحابی سے اس کی مخالفت نہیں ملتی، اور اللہ تعالی نے اسے بے لباس کرنے کا
حکم نہیں دیا بلکہ صرف کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اور جسے لباس کے اوپر سے کوڑے مارے جائیں
اسے کوڑے لگیں گے یعنی حد لگ جاتی ہے.

اور ان کا کہنا ہے: جب یہ ثابت ہوگیا
تو پھر کوڑا درمیانہ سا ہونا چاہیے نہ تو نیا ہو کہ زخمی ہی کردے اور نہ ہی پرانا اور
بوسیدہ ہو جس سے مارنے کی تکلیف ہی نہ ہو کیونکہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس ایک شخص نے زنا کا اعتراف کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑا
منگوایا تو ایک ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بہتر
لاؤ تو ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کی تان بھی نہیں ٹوٹی تھی تو رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے مابین ہونا چاہیے. اسے امام مالک نے زید بن اسلم
سے مرسل روایت کیا ہے اور ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مسند بھی مروی ہے.

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان
کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ماردوماروں کے مابین اور کوڑا دو کوڑوں کے مابین اور
اسی طرح مار بھی درمیانی ہونی چاہیے نہ تو اتنی سخت ہو کہ جان سے ہی مار دے اور نہ ہی
اتنی کمزور ہو کہ کوئی تکلیف ہی نہ دے اور مارنے میں پورا بازو اٹھائے اور نہ ہی
بالکل نیچا رکھے کہ درد ہی نہ ہو.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: حد لگاتے ہوئے اپنی
بغل ظاہر نہ کرے یعنی مارنے کے لیے ہاتھ اٹھانے میں اتنا مبالغہ نہ کرے کہ بغل نظر آئے

کیونکہ اس کا مقصد ادب سکھانا ہے نہ کہ قتل کرنا. انتھی

دیکھیں: المغنی (9/141–142)

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس
سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عام شخص کوڑے لگنے سے غالبا قتل نہیں ہوتا، کوڑے مارنے کا مقصد اسے ڈرانا
اور ادب سکھانا ہے اور مومنوں کو اس سزا کے وقت حاضر ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالی
کا فرمان ہے:

{زانی مرد اور عورت میں سے ہر ایک
کو سو کوڑے مارو ان پر اللہ تعالی کی شریعت کی حد جاري کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہیں
کھانا چاہیے، اگر تم اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، ان کی سزا کے وقت
مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے} النور (2)

واللہ اعلم

.